

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

<"xml encoding="UTF-8?">

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی ولادت ۷ / صفر ۱۳۸ھ میں ہوئی تھی۔ آپ کی والدہ گرامی کا نام حمیدہ تھا۔ آپ کے دوسرے مشہور القاب باب الحوائج اور عبد صالح ہیں۔

آپ اپنے والد بزرگوار کی شہادت کے بعد خدا کے حکم اور آباء و اجداد کے تعارف سے امامت کے منصب پر فائز ہوئے۔ ساتویں امام (ع)، عباسی خلفاء منصور، ہادی، مہدی اور ہارون کے ہم عصر تھے۔ آپ بہت ہی تاریک اور مشکل دور میں خاموشی کے ساتھ (سخت تقیہ کی حالت میں) بہت کٹھن زندگی گزارتے رہے۔

مسلمانوں مخصوصاً شیعوں کے حالات کی اصلاح کے لئے آپ نے بھی وہی طریقہ استعمال کیا تھا جو آپ کے والد امام جعفر صادق علیہ السلام نے شروع کیا تھا یعنی آپ کی بھی کوشش یہی تھی کہ مسلمانوں کے درمیان پھیلے ہوئے انحرافات اور غلط عقائد و رسوم کو اسلام کے صحیح اور حقیقی احکام و عقائد میں تبدیل کر دیں۔ اس کے لئے آپ ہمیشہ عقلی دلیلوں کے ذریعے غلط افکار و عقائد کو باطل کر کے صحیح اسلام لوگوں تک پہنچایا کرتے تھے اور لوگوں کو ان کی غلطیوں سے آگاہ فرمایا کرتے تھے۔

آہستہ آہستہ آپ کے علم کی شہرت چاروں طرف پھیل گئی اور دور دور سے دانشمند اور علماء آپ کے پاس آنے لگے۔ یہ وہ چیز تھی جو اس وقت کے عباسی خلیفہ کے لئے بہت سخت اور ناگوار تھی۔ لہذا اس نے چاروں طرف سے امام پر سختیاں کرنا شروع کر دیں حتیٰ کہ امام کے صحابی بھی خلیفہ کے ظلم و ستم سے محفوظ نہیں تھے۔ اسی لئے ایک دن امام نے اپنے ایک صحابی ہشام سے فرمایا تھا کہ موجودہ خطروں کے پیش نظر ہم سے متعلق گفتگو سے پرہیز کیا کرو۔ ہشام نے بھی خلیفہ کے مرنے تک امام کے اس حکم کا خیال رکھا تھا۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام علم و تقویٰ میں اپنے والد گرامی کا ہی نمونہ تھے۔ آپ کی ایک خاص صفت یہ تھی کہ آپ کو جب بھی غصہ آتا تھا آپ غصہ کو پی جاتے تھے۔ اسی لئے آپ کا نام بھی کاظم پڑ گیا تھا۔ کاظم اس شخص کو کہتے ہیں جو غصہ کو پی جایا کرتا ہے۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے شیعوں کو حکم دے رکھا تھا کہ اپنے آپسی اختلافات اور جھگڑوں میں حکومتی عدالت میں فیصلے کے لئے نہ جائیں بلکہ اپنے درمیان ہی ایک عدالت قائم کر لیں اور اس میں اپنے جھگڑوں کے فیصلے کیا کریں۔ یہ حکومت وقت کے خلاف ایک طرح کا ایک سیاسی قدم تھا۔ امام نے غاصب اور ظالم حاکموں اور خلیفائوں کے بارے میں فرمایا ہے: جو شخص بھی ظالم و جابر حاکم کا ساتھ دیتا ہے، اس کے کاموں سے خوش رہتا ہے وہ بھی اس ظالم حاکم کی ہی مانند ہے یعنی ظالم حاکم کے ساتھ وہ بھی جہنم میں جائے گا۔

اسی طرح امام نے ہارون رشید کی حکومت سے اپنی نفرت اور مخالفت کو ظاہر کیا تھا۔ امام کے نزدیک اس وقت کی حکومت کی کسی بھی طرح حمایت کرنا شرعی طور پر حرام تھا۔ امام اس حکومت سے کسی بھی طرح کی مدد لینے سے بھی منع فرماتے تھے: ان ظالموں پر اعتماد نہ کرو اور ان سے مدد نہ حاصل کرو کہ اگر ایسا

کروگے تو دوزخ میں ڈالے جاؤ گے البتہ امام نے اپنے قریبی ساتھیوں میں سے ایک علی بن یقطین کو بعض مصلحتوں کی بنا پر اس حکم سے آزاد رکھا تھا اور اسی لئے وہ ہارون رشید کی حکومت میں وزیر بھی تھے۔ علی بن یقطین سے ہارون رشید کے شاہانہ ٹھاٹ باٹ اور اپنی رعایا کے ساتھ ظلم و ستم نہیں دیکھے جاتے تھے۔ ایک دن وہ امام کی خدمت میں آئے اور ان سے اجازت چاہی کی وہ وزارت سے استعفیٰ دے دیں لیکن امام نے انہیں اس کام سے روک دیا اور فرمایا: ایسا مت کرو! تمہارے بھائی تمہاری وجہ سے عزت کی زندگی گزار رہے ہیں۔ وہ تمہارے اوپر فخر کرتے ہیں ممکن ہے تم ان لوگوں کے لئے کچھ کر سکو۔۔۔

اے علی! تمہارے گناہوں کا کفارہ بھی ہے کہ تم اپنے بھائیوں کے ساتھ نیکی کرو۔ تم میرے سامنے ایک نیکی پیش کرو میں اس کے بدلے تمہارے سامنے تین نیکیاں پیش کروں گا۔ تم ہمارے کسی ایک شیعہ کی کوئی مشکل دور کرو میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس کے بدلے میں تمہیں خلیفہ کی قید و ظلم سے آزاد کرو دوں گا۔ اس کی تلوار تم تک نہیں پہنچ سکے گی اور نہ ہی کبھی فقیری و غربت کا شکار ہوگے۔

اے علی ! اگر کوئی کسی مومن کو خوش کرتا ہے تو در حقیقت پہلے وہ خدا کو اس کے بعد رسول (ص) اور اس کے بعد ہمیں خوش کرتا ہے۔

امام موسیٰ بن جعفر (کاظم) علیہ السلام، کو ۱۸۳ ھ میں قید خانے میں زھر دے کر شہید کر دیا گیا۔ (۱) آخر کار جب ہارون الرشید حج کے لئے مدینہ گیا تو اس کے حکم سے امام ہفتم (ع) کو اس وقت گرفتار کر لیا گیا جب آپ مسجد نبوی کے اندر نماز میں مشغول تھے۔ آپ کو زنجیروں میں جکڑ کر قید میں ڈال دیا گیا اور پھر مدینہ سے بصرہ اور بصرہ سے بغداد لے جایا گیا۔ اس طرح آپ کو کئی سال تک قید میں رکھا گیا۔ اس کے ساتھ ہی آپ کو ایک قید خانے سے دوسرے قید خانے میں منتقل کرتے رہتے تھے۔ آخر کار بغداد کے قید خانے میں سندی بن شاہک ملعون نے آپ کو زھر دے کر شہید کر دیا۔ (۲) آپ ”مقابر قریش“ میں جو اس وقت کاظمیہ (عراق) میں واقع ہے دفن کئے گئے۔

حوالے

۱۔ اصول کافی ج/ ۱ ص/ ۲۷۶ ، ارشاد شیخ مفید ص / ۲۷۰ ، فصول المہمہ ص / ۲۱۲ ، ۲۲۳ ، دلائل الامامت ص / ۱۲۲۔ ۱۲۸ ، تذکرۃ الخواص ص / ۳۲۸۔ ۳۵۰ ، مناقب ابن شہر آشوب ج/ ۲ ص / ۳۲۲ ، تاریخ یعقوبی ج/ ۳ ص

۱۵۰/

۲۔ ارشاد مفید ص / ۲۷۹۔ ۲۸۳ ، دلائل الامامت ص / ۱۲۸۔ ۱۵۴ ، فصول المہمہ ص / ۲۲۲ ، مناقب ابن شہر آشوب ج/ ۲ ص / ۳۲۳۔ ۳۲۷ ، تاریخ یعقوبی ج/ ۳ ص / ۱۵۰